احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 14 فروری 2014ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 14 فروری 2014ء 13 ربیع الثانی 1435 ہجری 14 تبلیغ 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 37

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جولائی 2010ء میں فرماتے ہیں:۔

پہلی روایت ہے حضرت میاں فیروز الدین صاحب سیالکوٹ کی، جنہوں نے 1892ء میں بیعت کی تھی۔ یہ کہتے ہیں کہ حضرت اقدس نے لیکچر سیالکوٹ میر حسام الدین صاحب کے مکان کی چھت پر لکھا تھا۔ باہر دواتیں چاروں دیواروں پر رکھی ہوئی تھیں۔ اس میں سیاہی تھی۔ تقریباً عصر کا وقت تھا۔ حضور ٹہلتے ٹہلتے لکھتے تھے اور کبھی کبھی سجدے میں بھی گر جاتے تھے۔ یہ تمام نظارہ ہم نے اپنے مکان کی چھت پر کھڑے ہو کر دیکھا تھا اور بھی بہت سے لوگ ہمارے مکان پر سے نظارہ دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے تھے۔ ہمارا مکان اس مکان سے نزدیک تھا اور اونچا بھی تھا۔ اس سے تمام نظارہ دکھائی دیتا تھا۔ جس قدر ورق حضور لکھ لیتے تھے، نیچے کاتب کے پاس بھیجتے جاتے تھے۔ کاتب سراج دین ساہووالے کا رہنے والا تھا، جب حضور مہمانوں کی سرائے میں لیکچر دینے کے لئے تشریف لے جانے لگے تو راستے میں دو دروازہ محلّہ جنڈاوالا کی مسجد میں ایک شخص حافظ سلطان محمد لڑکے پڑھایا کرتا تھا۔ یہ حافظ صاحب جو لڑکوں کو پڑھاتے تھے، حافظ تھے قرآن کے، اور ان کے عمل دیکھیں ذرا۔ کہتے ہیں کہ اس نے لڑکوں کو چھٹی دے دی اور ان کی جھولیوں میں راکھ بھر دی اور کہا کہ جس وقت مرزا صاحب یہاں سے گزریں تم تمام کے تمام راکھ ان کے اوپر پھینک دینا۔ مگر حضرت صاحب چونکہ بند گاڑی میں تھے اس لئے صحیح سلامت وہاں سے گزر گئے۔ کہتے ہیں کہ سرائے کے اردگرد...... کے مریدوں نے چارا کھاڑے لگائے ہوئے تھے اور لوگوں کو اندر جانے سے روکتے تھے۔ مولوی ابراہیم بھی ان میں شامل تھے۔ پیر...... پرانے ذبح خانے کے پاس کھڑا تھا۔ اب اس جگہ مستری فتح محمد کا مکان بنا ہوا ہے۔ حافظ ظفر، شہباز خان کے اڈے میں کھڑا تھا۔ یہ شخص...... کا دایاں بازو تھا۔ یہ تمام (۔) بڑے زور شور سے لوگوں کو اشتعال دلا رہے تھے اور اندر جانے سے روکتے تھے۔ جب لیکچر شروع ہوا، حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھ دیا۔ ایک شخص مسمی احمد دین سلہریا تھا وہ جب سرائے میں گیا تو کچھ آدمی دوڑ کر اس کے پیچھے گئے اور اسے اٹھا کر لے آئے کہ وہ لیکچر سننے نہ جائے۔ چنانچہ جس مقام پر پیر...... کھڑا تھا وہاں اسے چھوڑا مگر وہ پھر دوڑ کر چلا گیا۔ جب حضور واپس تشریف لے گئے تو مَیں، میرے چچا میراں بخش صاحب، شیخ مولا بخش صاحب بوٹ فروش، ملک حیات محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس سکنہ گڑھی اعوان حافظ آباد سید امیر علی صاحب سب انسپکٹر، میراں بخش صاحب عطار وغیرہ وغیرہ وزیر آباد تک گئے تھے۔ جس وقت حضور کی گاڑی کچہری والے پھاٹک سے گزری تو آگے مخالف لوگ بالکل برہنہ کھڑے تھے اور آوازیں کس رہے تھے اور گاڑی پر پتھر برسا رہے تھے۔ (یہ شرافت کا حال تھا۔ حضرت مسیح موعود کو گالیاں دی جا رہی تھیں اور اپنا یہ حال تھا کہ ننگے ہو کر کھڑے تھے۔) کہتے ہیں کہ ہم نے واپس آ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اشرار پارٹی نے مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کو زخمی کر دیا ہے۔ میرے بھائی بابو عزیز دین صاحب کا ہونٹ پتھر لگنے سے پھٹ گیا تھا۔ شیخ مولا بخش صاحب بوٹ فروش کے مکان کے شیشے توڑ دیئے گئے۔ ان کے گملے پھول دار پودے برباد کر دیئے گئے۔ مَیں جہلم بھی حضور کے ساتھ گیا تھا۔ اس سفر میں بھی رستے میں بے شمار مخلوق تھی۔ جب جہلم پہنچے تو دو یورپین لیڈیوں نے (عورتوں نے) پوچھا کہ یہ ہجوم کیوں ہے؟ کسی دوست نے کہا کہ مسیح موعود ہیں۔ انہوں نے کہا ذرا ہٹ جاؤ ہم نے تصویریں لینی ہیں۔ چنانچہ لوگ پیچھے ہٹ گئے اور انہوں نے فوٹو لے لیا۔ صبح تاریخ تھی، تمام کچہری میں چھٹی ہو گئی، صرف اسی مجسٹریٹ کی عدالت کھلی رہی جس میں حضور نے جانا تھا۔ کچہری کے صحن میں ایک دری بچھی ہوئی تھی، اس پر ایک کرسی بچھی تھی۔ حضور اس کرسی پر تشریف فرما تھے۔ مخلوق بیٹھی تھی۔ میرے بیس گز کے فاصلے پر مولوی...... نے بھی اڈہ جمایا ہوا تھا۔ کہتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ میرے کہنے پر لوگوں نے مجھے مانا ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔ اگر مَیں نے اپنے پاس سے افتراء کیا ہے، تو اس کی سزا مجھے ملے گی۔ جن لوگوں نے مانا ہے، ان کو سزا نہیں ملے گی۔ چونکہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں، جو مانیں گے انہیں ثواب ملے گا۔

یہ عین قرآنِ کریم کے اسلوب اور حکم کے مطابق ہے کہ...... (المومن: 29) کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا۔ لیکن...... (المومن: 29)۔ اگر یہ سچا ہے تو جو انذاری پیشگوئیاں یہ کر رہا ہے، وہ بلائیں یقیناً تم پر پڑنے والی ہیں۔......

کہتے ہیں کہ جس کمرے میں حضور سوئے ہوئے تھے اس کے ساتھ کے کمرے میں مَیں اور میرا بھائی تاج الدین سوئے ہوئے تھے۔ چونکہ وہ بیمار تھے اور ساری رات کھانستے رہے اس لئے صبح حضور نے ان سے پوچھا کہ کون بیمار تھا، کھانس رہا تھا؟ کہتے ہیں وہیں ہم حضور کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے عرض کیا کہ حضور میرا خون بدن میں سے ٹپک رہا ہے اور مَیں دیکھتا ہوں کہ یہ کابل میں آبپاشی کا کام کرے گا۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات نمبر 10 صفحہ 129 تا 132)

(الفضل 31/اگست 2010ء)

آڑے وقت کی دعا

حضرت رفاعہؓ زرقی بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احد میں مشرکین کے واپس پلٹ جانے کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا صفیں درست کر لو اور میرے رب کی تعریف کرو صحابہؓ نے آپؐ کے پیچھے صفیں باندھ لیں آپؐ نے یہ دعا پڑھی۔

ترجمہ: اے اللہ! سب حمد اور تعریف تجھے حاصل ہے۔ جسے تو فراخی عطا کرے اسے کوئی تنگی نہیں دے سکتا اور جسے تو تنگی دے اسے کوئی کشائش عطا نہیں کر سکتا۔ جسے تو گمراہ قرار دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسے تو ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ جسے تو نہ دے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا اور جسے تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ جسے تو دور کرے اسے کوئی قریب نہیں کر سکتا اور جسے تو قریب کرے اسے کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اے اللہ ہم پر اپنی برکات رحمتوں فضلوں اور رزق کے دروازے کھول دے۔

(مسند احمد حدیث نمبر 14945)

خوش نصیب لوگ

مکرم محمد خان صاحب ساکن منج تحصیل وضلع گورداسپور نے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے بڑے جوش سے تقریر فرمائی اس تقریر میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ اللہ کے نام پر اپنے لڑکے دیں گے وہ بہت ہی خوش نصیب ہوں گے۔

(سیرت المہدی جلد 4 صفحہ 9)

احباب اپنے مخلص اور ذہین بچوں کو وقف کرنے اور جامعہ میں داخلہ کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(مرسلہ: وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ یکم فروری 2014ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں

خطبہ جمعہ 3 جنوری 2014ء

س: حضور انور نے نئے سال کی مبارکباد دیتے ہوئے احباب جماعت کو کیا نصائح فرمائیں؟

ج: فرمایا! سب سے پہلے تو میں آج آپ کو اور دنیا میں پھیلے ہوئے تمام احمدیوں کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ ہمارا صرف نئے سال کی رات کو اجتماعی نفل پڑھ لینا کافی نہیں ہے۔ اگر ہمیں ان نوافل کی ادائیگی کے ساتھ یہ احساس پیدا نہیں ہوتا کہ اب ہم نے حتی الوسع یہ کوشش کرنی ہے کہ نوافل کی ادائیگی کرتے رہیں۔ اپنی عبادت کے معیار کو بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے بہتر بنانا ہے اور اپنی عملی زندگی میں ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اگر اس سوچ کے ساتھ ہم نے اپنے نئے سال کا آغاز کیا ہے اور ایک دوسرے کو مبارکبادیں دے رہے ہیں تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹنے کی کوشش کرنے والوں میں شمار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کی یہ سوچ ہو۔ اگر نہیں ہے تو ہماری یہ سوچ خدا کرے کہ ہو جائے۔

س: حضور انور نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جاری رکھنے کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا اگر ہم نے یہ فضل جاری رکھنے ہیں تو عاجزی، محنت اور دعا کے ساتھ ان فضلوں کو جذب کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خاص طور پر اُن لوگوں کو جن کے سپرد بعض جماعتی خدمات ہوئی ہوئی ہیں۔

س: جماعتی عہدیداران کے لئے کیا نصائح بیان ہوئی ہیں؟

ج: فرمایا! بعض لوگ اس بات پر خوش ہو جاتے ہیں کہ ہمیں جماعت میں اتنے عہدوں پر کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ بے شک یہ فقرہ اُن کے منہ سے نکلتا ہے کہ کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے لیکن اس کام کی توفیق کا حق تب ادا ہوگا جب ذہن کے کسی گوشے میں بھی عہدے کا تصور پیدا نہ ہو بلکہ خدمت دین کا تصور پیدا ہو۔ خدمت دین کو اک فضل الٰہی سمجھیں۔ اپنی انا، فخر اور رعونت اور اپنے آپ کو دوسرے سے بہتر سمجھنے کا خیال بھی دل میں پیدا نہ ہو۔ عاجزی، انکساری، اخلاص، محنت اور دعا کی حالت پیدا کرنے والے ہوں اور پہلے سے بڑھ کر پیدا کرنے والے ہوں اور جب یہ ہوگا تبھی وہ یقیناً خلیفہ وقت کے بھی سلطانِ نصیر بننے والے ہوں گے اور افراد بھی، افرادِ جماعت بھی وفا کے ساتھ سلسلہ کے کاموں کو ہر دوسرے کام پر مقدم کرنے والے ہوں۔

س: حضور انور نے نظام جماعت کی ذمہ داریوں کو کن الفاظ میں بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! ہر احمدی جانتا ہے کہ ہمارا کام حضرت مسیح موعود کے مشن کو آگے بڑھانا ہے۔ دنیا کو خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کام جماعت سرانجام دے رہی ہے۔ مشنز کی تعمیر، بیوت الذکر کی تعمیر، دعوت الی اللہ کا کام، لٹریچر کی تیاری اور اشاعت، مربیان کو تیار کرنا اور میدانِ عمل میں بھیجنا، یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کر رہی ہے۔

س: گزشتہ سال حضور انور نے کن ممالک کے دورے کئے اور کتنے افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا؟

ج: فرمایا! امریکہ اور کینیڈا میں مجموعی طور پر تقریباً دو کروڑ افراد تک پیغام پہنچا ہے۔ جرمنی، آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ کے سفر میں چار ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ پھر سنگاپور، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، جاپان کے دورے کے دوران تین کروڑ افراد تک پیغام پہنچا۔

س: ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات کے ذریعہ سال 2013ء میں کتنے افراد تک پیغام پہنچا؟

ج: فرمایا! ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ سے دنیا میں میرے دوروں کی وجہ سے اٹھارہ کروڑ چھبیس لاکھ افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اسی طرح اس سال میں دس سو اٹھاسی اخبارات کے ذریعہ سولہ کروڑ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

س: نائیجر کے ایک نئے احمدی ہونے والے گاؤں کے واقعہ کی کیا تفصیل بیان ہوئی؟

ج: نائیجر کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے بٹورو، وہاں دعوت الی اللہ جب کی گئی تو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ گاؤں جماعت میں شامل ہو گیا۔ فوری طور پر بچوں کے لئے یسرنا القرآن کلاسز جاری کر دی گئیں۔ تو مخالفین کی مخالفت پر گاؤں کے چیف نے مخالفین کو کہا کہ میں نے کبھی اپنے گاؤں کی بچی کو قرآن کریم پڑھتے نہیں دیکھا۔ مگر یہ جماعت احمدیہ کی برکت ہے کہ میری چھوٹی بچیاں مجھے دعائیں اور حدیثیں سناتی ہیں۔ اس لئے یہاں سے چلے جاؤ اس پر وہ لوگ بھاگ گئے۔

س: بینن کے ایک گاؤں میں ایک شخص کی جماعتی مخالفت کے سبب کس طرح پورے گاؤں نے دین حق قبول کیا؟

ج: بینن کے ایک شخص کریم نامی نے بیعت کی تھی۔ دو تین ماہ گزرنے کے بعد اس نے مخالفوں کے زیر اثر آ کر مخالفت شروع کر دی تو ایک دن معلم نے امیر جماعت کو بتایا کہ اس نے جماعت کے خلاف سخت بدزبانی کی ہے۔ تو امیر صاحب نے اُسے کہا کہ کوئی بات نہیں، اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر ایک پیچھے ہوگا تو اپنے فضل سے ایک جماعت عطا فرمائے گا۔ اُسی دن دوسرے گاؤں میں ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا اور وہی شخص جو بدزبانی کیا کرتا تھا، وہ پولیس کو کسی مقدمے میں مطلوب تھا، اس کی وجہ سے وہ گاؤں چھوڑ کے چلا گیا۔

س: حضور انور نے احباب جماعت کو کس بات کی طرف خاص توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! ہمیں جس بات کی فکر کی ضرورت ہے، وہ یہ ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے ان مخالفتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم اپنے ایمانوں میں پہلے سے بڑھ کر مضبوطی پیدا کریں، پہلے سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود کے مشن کی تکمیل کی کوشش کریں۔ پہلے سے بڑھ کر دعاؤں کی طرف توجہ دیں، دعاؤں کے ساتھ اس سال کو بھر دیں، درود و استغفار پر اس قدر توجہ دیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم پر رحمت کی نظر ڈالتے ہوئے اپنے فضلوں کو ہم پر وسیع تر کرتا چلا جائے۔

س: چندے کی ادائیگی کے حوالہ سے گنی کناکری کے ایک احمدی کا ایمان افروز واقعہ درج کریں؟

ج: گنی کناکری کے ایک احمدی نوجوان محمد سا کو نے بتایا کہ میری شادی کی تاریخ طے ہو گئی تھی اور گھر میں اتنی رقم نہیں تھی کہ شادی کی تیاریاں کی جاسکیں اور جہاں سے رقم آنے کی امید تھی، وہاں سے مسلسل مایوسی ہو رہی تھی۔ اس دوران چندوں کا مطالبہ ہوا تو جو رقم گھر میں موجود تھی وہ چندے میں ادا کر دی۔ اگلے روز ہی جب وہ کام پر گئے تو اُن کو وہ ساری رقم مل گئی جو ایک لمبے عرصے سے رُکی ہوئی تھی اور جب شام کو گھر لا کر انہوں نے دی تو لوگ حیران رہ گئے، کس طرح جلدی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔

س: گیمبیا کی ایک نومبائعہ نے چندے کی برکت کا کس طرح مشاہدہ کیا؟

ج: گیمبیا کی ایک نومبائعہ ہیں، کپڑے دھونے کا صابن لینے جا رہی تھی تو رستے میں اُسے معلوم ہوا کہ اس طرح چندوں کی تحریک ہوئی ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ ہر شخص چندہ دے چاہے وہ تھوڑا سا ہی دے۔ اس پر انہوں نے وہ جو پیسے تھے وہ دے دیئے اور کہہ دیا کہ صابن کا انتظام اللہ تعالیٰ آپ ہی کر دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی ایسا انتظام کیا کہ دو دن کے بعد اُن کے ایک مہمان آیا اور پورا کارٹن صابن کا اُن کو تحفہ دے گیا۔

س: حضور انور نے بینن کی ایک خاتون جو مالی قربانیوں میں بہت بڑھی ہوئی ہیں کے کس واقعہ کا ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! بینن کی ایک خاتون سے جب رابطہ کیا گیا تو وہ سنتے ہی اپنے اوپر خدا کے فضلوں کو گننے لگیں اور اپنی طرف سے مزید ایک لاکھ فرانک سیفہ چندہ دے دیا کیونکہ، اس دوران جب اُنہیں بتایا گیا کہ ان کے فلاں بیٹے کی طرف سے بھی چندے کا انتظار ہے تو فوراً اُس کی طرف سے بھی تیس ہزار ادا کر دیئے، بیٹی کا علم ہوا تو اُن کی طرف سے بھی خود ہی دینے لگیں تو اس طرح جب اُن کو بتایا گیا کہ آپ کی ایک بیٹی کا معمولی چندہ باقی ہے تو وہ بھی اُنہوں نے ادا کر دیا۔

س: مالی قربانی کی اہمیت کے متعلق حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

ج: آپ فرماتے ہیں کہ ”دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرویاء میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مُراد مال ہے۔...... پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 367، 368)

س: حضور انور نے وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا: اب جو گزشتہ سال کا جائزہ ہے وہ پیش کرتا ہوں۔ جو 56واں سال تھا اور 57واں سال شروع ہو رہا ہے۔ 2014ء کا، اس کا بھی اعلان کرتا ہوں۔ گزشتہ سال میں جو 56واں سال تھا، اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں 54 لاکھ 84 ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی جماعت نے پیش کی اور یہ گزشتہ سال کے مقابلے پر 4 لاکھ 66 ہزار پاؤنڈز زیادہ تھی۔

س: چندہ وقف جدید کی قربانی میں پوزیشنز حاصل کرنے والے ممالک کی تفصیل بیان کریں؟

ج: فرمایا! برطانیہ نمبر ایک، پاکستان نمبر دو، امریکہ، جرمنی، کینیڈا، ہندوستان، آسٹریلیا، انڈونیشیا، مڈل ایسٹ کی ایک جماعت اور پھر بیلجیئم۔

س: فی کس ادائیگی کے مطابق کون سے ممالک

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب

سورۃ فاتحہ معرفت کے پھل دینے والا درخت

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی موعود سورۃ فاتحہ کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

’’حق بات یہی ہے سورۃ فاتحہ ہر علم اور معرفت پر محیط ہے۔ وہ سچائی اور معرفت کے تمام نکات پر مشتمل ہے۔ ...... فاتحہ ایک ایسا پاکیزہ درخت ہے جو ہر وقت معرفت کے پھل دیتا ہے۔ اور حق و حکمت کے جام سے سیراب کرتا ہے۔ جب کوئی اپنے دل کے دروازہ کو اس کا نور قبول کرنے کے لئے کھول دیتا ہے۔ تو اس کا نور اس میں داخل ہوجاتا ہے۔ اور وہ اس سورۃ کے پوشیدہ اسرار سے آگاہ ہوجاتا ہے۔‘‘

(کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 104-103)

ذیل میں آپ ہی کی تحریرات پر مبنی سورۃ فاتحہ کی تفسیر پیش خدمت ہے۔ خدا کرے کہ یہ چند الفاظ قارئین کے دلوں میں اس عظیم خزانہ معرفت کو حاصل کرنے کی طلب اور شوق میں اضافہ کا موجب ہوں۔ اس خزانے کو حاصل کرنے کی تحریک دلوں میں پیدا ہو۔ سعی کی توفیق ملے اور بالآخر یہ عظیم الشان فصیح و بلیغ سورۃ ان کی راہنمائی کرتے ہوئے انہیں منزل مقصود سے ہمکنار کرے آمین۔

بِسمِ اللّٰہِ ......ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ (شروع کرتا ہوں) جو رحمان اور رحیم ہے۔ ہر کام کرنے سے پہلے بسم اللّٰہ پڑھنے کی تاکید ہے۔ یہ ایک مقام عجز ہے۔ گویا اس بات کا اعتراف ہے کہ اے مولیٰ کریم! ساری برکتیں تو فقط تیرے ہی نام سے ہیں۔ اگر تیرے نام کی برکتیں شامل حال نہ ہوں۔ تو کوئی کام بھی صحیح طور پر پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔ میں اس بات کا محتاج ہوں کہ میرے اس کام کی احسن پیرائے میں تکمیل کے لئے تو اس میں برکت عطا فرما۔ اپنی صفت رحمانیت کے تحت فضل فرماتے ہوئے ان امور میں بھی مدد فرما جو کہ میری عقل کے احاطہ سے باہر ہونے کی وجہ سے میرے مدنظر نہیں ہیں۔ مگر تو جانتا ہے کہ وہ میرے اس کام کی تکمیل کے واسطے ضروری ہیں۔ اور اے مولیٰ کریم! جو امور میرے مدنظر ہیں۔ ان کے لئے بھی تو کَمَا حقّہٗ ،کوشش اور محنت کرنے سے میں قاصر ہوں۔ پس تو اپنی صفت رحیمیت کے تحت میری حقیر مساعی میں برکت عطا فرما۔ میری دعاؤں کو قبول فرما اور ناکامی سے بچاتے ہوئے میرے اس کام کے احسن نتائج مترتب فرما۔

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی موعود فرماتے ہیں:

’’غرض ہر ایک شاندار کام کے شروع میں اس مبدءِ فیوض کے نام سے مدد چاہنا جو کہ رحمٰن اور رحیم ہے ایک نہایت عبدیت اور نیستی کا طریقہ ہے۔‘‘

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 64-347 حاشیہ نمبر 11)

الحمد للّٰہ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ تمام خوبیاں، تمام صفات اور تمام محاسن اپنے انتہائی کمال کے ساتھ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات میں پائے جاتے ہیں۔ الحمدُللّٰہ اس بات کا اقرار ہے کہ ہر خوبی کا اصل مالک صرف خدا ہے۔ انسان لاشے محض ہے۔ اس کی ذات کے اندر کوئی خوبی نہیں۔ سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عکسی طور پر کوئی خوبی اس کو عطا کرے۔ اس بات پر غور کرنے سے انسان کے اندر عاجزی پیدا ہوتی ہے اور جتنا انسان اپنے آپ کو بے حقیقت سمجھتا ہے یعنی اپنی حقیقت سے باخبر ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ اس ارحم الراحمین کا فضل اور پیار حاصل کرتا ہے۔ الحمدُللّٰہ۔

یعنی ’’تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔‘‘ اس بات کا سچائی کے ساتھ اقرار کرنے والا تکبر و انا سے نجات پاکر معرفت الٰہی حاصل کرتا ہے۔ پھر الحمدُللّٰہ مقام شکر بھی ہے کہ انسان اگر اپنے اوپر ہونے والے بے شمار فضلوں اور احسانوں کو مدنظر رکھے تو شکرانے کے طور پر ’’الحمدُللّٰہ‘‘ بے ساختہ زبان پر آتا ہے۔ ہر تکلیف، ہر ابتلاء عُسر، یُسر اور بیماری وغیرہ کے مواقع پر بھی مومن کا دل شکر الحمدُللّٰہ سے لبریز رہتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ابتلاء بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ گناہ بخشے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق ہی سے صبر اور ثابت قدمی عطا ہوتی ہے اور نتیجے کے طور پر انسان انعامات کا وارث قرار پاتا ہے۔ اس لئے ابتلاء بھی مومن کے واسطے سراسر مقام شکر ہی ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی موعود فرماتے ہیں:

الحمدُللّٰہ۔ تمام محامد اس ذات معبود برحق مستجمع جمیع صفاتِ کاملہ کو ثابت ہیں جس کا نام اللہ ہے۔ پس خلاصہ مطلب الحمدُللّٰہ کا یہ نکلا کہ تمام اقسام حمد کے کیا باعتبار ظاہر اور کیا باعتبار قدرتی عجائبات کے اللہ سے مخصوص ہیں اور اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں اور جس قدر محامدِ صحیحہ اور کمالات تامہ کو عقل کسی عاقل کی سوچ سکتی ہے یا فکر کسی متفکر کا ذہن میں لاسکتا ہے وہ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ میں موجود ہیں۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن صفحہ 67-364 حاشیہ نمبر 11)

رب العالمین

تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا، پرورش کرنے والا، ترقی عطا کرنے والا۔ صفت رب العالمین کے تحت تخلیق کائنات اور انسانی پیدائش پر غور کرنے سے خدائے عزوجل کا رعب اور جلال انسان کے دل پر اجاگر ہوتا ہے اور بے ساختہ اللہ اکبر کی صدا دل سے بلند ہوتی ہے۔ کس قدر وسیع کائنات ہے جو اس رب العالمین نے تخلیق فرمائی ہے۔ ہماری زمین اتنی بڑی ہونے کے باوجود بعض دوسرے سیاروں کے مقابلہ میں محض ایک چنے کے دانے کے برابر ہے۔ سائنسدان کہتے ہیں کہ اگر بیس ارب سال تک انسان 186000 میل فی سیکنڈ کے حساب سے محوسفر رہے تو وہاں بھی کائنات موجود ہے۔ اس قدر وسیع کائنات میں جتنے بھی اجرام ہیں سب ایک معین نظام کے تحت اپنے اپنے دائروں میں معین رفتاروں سے اور معین قوتوں سے سفر کررہے ہیں اور یہ سارا نظام معین اصولوں کے تحت چل رہا ہے اور معین اصولوں کے تحت وسعت پذیر ہے۔ خدا ہی ہے جس نے اس کائنات کا نقشہ سوچا یا تخلیق کیا اور وہی ہے جو اس نظام کو چلا رہا ہے۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ زمین کے علاوہ بھی کہیں زندگی پائی جاتی ہے۔ یا نہیں؟ لیکن زمین پر تو بہرحال موجود ہے۔ وہ رب العالمین زمین پر موجود ہر ذی رُوح کی کیا احسن طریق پر ربوبیت فرماتا ہے۔ ہر ذی رُوح کو اس کی ضرورت کے مطابق اور اس کے حالات کے مطابق رزق پہنچانا اسی کا کام ہے۔ وہ رب العالمین خدا نہ صرف پرورش فرماتا ہے بلکہ ہر ذی رُوح کو اس کی استعداد کے مطابق ترقی کے سامان بھی بہم پہنچاتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی موعود فرماتے ہیں: ’’ترتیب طبعی کے لحاظ سے پہلی خوبی وہ ہے جس کو سورۃ فاتحہ میں رب العالمین کے فقرہ میں بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ربوبیت یعنی پیدا کرنا اور کمال مطلب تک پہنچانا تمام عالموں میں جاری و ساری ہے۔ یعنی عالم سماوی اور عالم ارضی اور عالم اجسام، عالم ارواح، عالم جواھر، عالم اعراض، عالم حیوانات، عالم نباتات، عالم جمادات اور دوسرے تمام اقسام کے عالم اس کی ربوبیت سے پرورش پارہے ہیں۔

(ایام صلح روحانی خزائن جلد 14 ص 18-19)

الرحمٰن

بن مانگے دینے والا، بغیر عمل کے دینے والا۔ یہ خدا تعالیٰ کے وہ احسانات ہیں جن میں کسی بھی ذی رُوح کی کسی محنت یا کوشش کا دخل نہیں بلکہ یہ صرف ارحم الراحمین کی عطائے محض ہے۔ مثلاً انسانی ضرورت کے واسطے چاند، سورج، ستارے، نباتات و جمادات کا پیدا کرنا، بارش برسانا۔ ہر جاندار کو پیدائش سے پہلے ضروری تربیت مہیا فرمانا جیسے مرغی کے چوزے کو دانہ چگنا اور گائے کے بچھڑے کو دودھ چوسنا، اس کی صفت رحمانیت کے تحت اس دنیا میں آنے سے پہلے سکھایا جاتا ہے۔ اسی طرح بنی نوع انسان کی اصلاح اور نجات کے واسطے کلام الٰہی کا نزول اور انبیاء کرام علیہما السلام کی بعثت بھی صفت رحمانیت کے تحت ہے۔ آنحضرت ﷺ کا تشریف لانا اور قرآن کریم کا نازل ہونا کیا عرب قوم کی کسی خوبی، دعا یا عمل کا نتیجہ تھا؟ نہیں! یہ صرف صفت رحمانیت کا جلوہ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی موعود فرماتے ہیں: ’’اذن الٰہی سے صفت الرحمان کا فیضان انسان اور دوسرے حیوانات کو قدیم سے حکمت الٰہیہ کے اقتضاء اور جوہر قابل کی قابلیت کے مطابق پہنچتا رہا ہے۔ نہ کہ عادی تقسیم کے طور پر اور صفت رحمانیت میں انسانوں یا حیوانوں کے قویٰ کے کسب اور عمل اور کوشش کو کوئی دخل نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا خالص احسان ہے جس سے پہلے کسی کا کچھ عمل بھی موجود نہیں ہوتا اور یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عام رحمت ہے جس میں ناقص یا کامل شخص کی کوششوں کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔‘‘

(اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 90)

الرحیم

عمل کا نتیجہ پیدا کرنے والا، بار بار رحم کرنے والا، دعاؤں کو قبول کرنے والا، کوششوں کو بااثر کرنے والا۔ صفت رحمانیت میں جو عطا کیا جاتا ہے وہ بلا محنت، کوشش اور دعا کے ہوتا ہے۔ لیکن صفت رحیمیت انسان کی کوششوں کی بارآوری کا نام ہے۔ خدائے رحیم انسان کے ناقص اعمال کو اور ادھوری کوششوں کو محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ قبول فرما کر ان کے بہتر نتائج پیدا فرماتا ہے اور بعض دفعہ بہت تھوڑی کوشش کا بہت زیادہ پھل عطا فرماتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی موعود فرماتے ہیں:

’’پھر دوسرا کام اللہ تعالیٰ کا یہ ہے کہ اپنی صفتِ رحیمیت کو ظاہر کرے اور جو کچھ بندہ نے محنت اور کوشش کی ہے اس پر نیک ثمرہ مترتب کرے اور اس کی محنتوں کو ضائع ہونے سے بچا کر گوہر مراد عطا فرمادے اس صفتِ ثانی کی رُو سے کہا گیا ہے کہ جو ڈھونڈتا ہے پاتا ہے جو مانگتا ہے اس کو دیا جاتا ہے۔ جو کھٹکھٹاتا ہے اس کے واسطے کھولا جاتا ہے یعنی خدائے تعالیٰ اپنی صفتِ رحیمیت سے کسی کی محنت اور کوشش کو ضائع ہونے نہیں دیتا۔‘‘

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 429 حاشیہ نمبر 11)

درج............OK 30-12-2013f

مالك يوم الدين

وہ جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ اچھے کام کا بدلہ اس جہان میں بھی ملتا ہے اور اگلے جہان میں بھی۔ اس طرح برے کاموں کی سزا بھی اسی جہان میں ملنا شروع ہو جاتی ہے لیکن مدِ نظر رہے کہ وہ مالک ہے جو کہ مَلِك یعنی جو بادشاہ سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ بادشاہ انصاف کا پابند ہوتا ہے۔ لیکن مالِك بادشاہ کی طرح انصاف کرنے پر پابند اور مجبور نہیں ہوتا۔ نیکی کا اجر وہ اپنی ملکیت کی بناء پر جس قدر چاہے بڑھا کر دے سکتا ہے اور گناہوں کی سزا میں جس قدر چاہے تخفیف کر سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی موعود فرماتے ہیں:

''ہر ایک بدی کی سزا دینا خدا کے اخلاق عفو اور درگذر کے خلاف ہے۔ کیونکہ وہ مالک ہے نہ صرف ایک مجسٹریٹ کی طرح۔ جیسا کہ اس نے قرآن شریف کی پہلی سورۃ میں ہی اپنا نام مالک رکھا ہے اور فرمایا کہ مالكِ يوم الدّين یعنی جزا سزا کے دن کا مالک ہے اور ظاہر ہے کوئی مالک مالک نہیں کہلا سکتا جب تک دونوں پہلوؤں پر اسے اختیار نہ ہو۔ یعنی چاہے تو پکڑ لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔''

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 16)

پھر فرماتے ہیں۔

مالكِ يوم الدّين سے یہ مراد نہیں کہ قیامت کو جزا سزا ہوگی بلکہ قرآن شریف میں بار بار اور صاف صاف بیان کیا گیا ہے کہ قیامت تو مجازات کبریٰ کا وقت ہے مگر ایک قسم کی مجازات اسی دنیا میں شروع ہے جس کی طرف آیت يَجعَل لَّكُم فُرقاناً (انفال 30) اشارہ کرتی ہے۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 ص 39)

اياك......

تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ عبادت کرنے یا عبد بننے کا دعویٰ بڑا مشکل دعویٰ ہے ہم اپنی زبان سے تو یہی کہتے ہیں کہ اے خدا تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں لیکن کیا ہم واقعی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہیں کیا واقعی عبد بننے کے تقاضے ہم سے پورے ہوتے ہیں؟ البتہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اے رب العلمين اے رحمان اور رحیم ہم تیری عبادت سنوار کر کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ تو اپنے رحم کے ہماری کمزوریوں کو دور فرما اور اپنی جناب سے ہماری مدد فرماتے ہوئے ہمیں توفیق بخش کہ ہم تیرے عبد بن سکیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی موعود فرماتے ہیں: چھٹی صداقت جو سورۃ فاتحہ میں مندرج ہے۔

اِياكَ نَعبُدُ وَاِياكَ نَستَعين ہے جس کے معنی ہیں۔ اے صاحب صفات کاملہ اور مبدءِ فیوض اربعہ ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور ضرورتوں اور حاجتوں میں مدد بھی تجھ سے ہی چاہتے ہیں۔ یعنی خالصتاً معبود ہمارا تو ہی ہے اور تیرے تک پہنچنے کے لئے کوئی اور دیوتا ہم اپنا ذریعہ قرار نہیں دیتے۔ نہ کسی انسان کو، نہ کسی بت کو، نہ اپنی عقل کو اور نہ اپنے علم کو کچھ حقیقت سمجھتے ہیں اور ہر بات میں تیری ذات مطلق سے مدد چاہتے ہیں۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 ص 45-439 حاشیہ 11)

حضرت مسیح موعود و مہدی موعود فرماتے ہیں:

اِياكَ نَعبدُ۔ گو انسانی فطرت کا اصل تقاضا اور منشاء ہے اور وہ اِياكَ نَستَعين کے بغیر پورا نہیں ہوتا لیکن اِياكَ نَعبدُ کو اِياكَ نَستَعين پر مقدم کر کے یہ بتایا ہے کہ پہلے ضروری ہے کہ جہاں تک انسان کی اپنی طاقت، ہمت اور سمجھ میں ہو خدا تعالیٰ کی رضامندی کے راہوں کے اختیار کرنے میں سعی اور مجاہدہ کرے اور خدا تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں سے پورا کام لے اور اس کے بعد خدا تعالیٰ سے اس کی تکمیل اور نتیجہ خیز ہونے کے لئے دعا کرے۔

(الحکم 24 اکتوبر 1904ء ص 2-6 مارچ 1905ء صفحہ 5)

پھر آپ فرماتے ہیں۔

''نماز میں سورۃ فاتحہ کی دعا کا تکرار نہایت مؤثر چیز ہے۔ کیسی بے ذوقی اور بے مزگی ہو اس عمل کو برابر جاری رکھنا چاہئے یعنی کبھی تکرار آیت اِياكَ نَعبُدُ وَاِياكَ نَستَعين اور کبھی تکرار اِهدنا الصراط المستقيم کا اور سجدہ میں ياحى يا قيوم برحمتكَ استَغيث۔

(الحکم 20 فروری 1898ء ص 9)

اهدنا ......

ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ایسا راستہ جو انسان کو کم سے کم وقت میں یقینی طور پر منزل مقصود تک پہنچا دے۔ المستقیم کہلاتا ہے۔ یہاں صراطِ مستقیم سے مراد وہ راستہ ہے جو انسان کو اس کے مقصد حیات سے ہم کنار کر لے۔ یعنی اسے معبود حقیقی تک پہنچا دے۔ ایسا راستہ جس پر چل کر اسے معرفت الٰہی نصیب ہو اور وہ انعام یافتہ لوگوں میں شمار ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''پس خلاصہ یہ ہے کہ اِهدِناَ الصراط المستقيم کی دعا انسان کو ہر کجی سے نجات دیتی ہے اور اس پر دین قویم کو واضح کرتی ہے اور اس کو ویران گھر سے نکال کر پھلوں اور خوشبوؤں سے بھرے باغات میں لے جاتی ہے اور جو شخص بھی اس دعا میں زیادہ آہ و زاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو خیر و برکت میں بڑھاتا ہے۔''

(کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 94)

صراط ......

ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ ان انعام یافتہ لوگوں کا ذکر قرآن کریم میں دوسری جگہ ملتا ہے۔ ''فَاُولٰئِكَ مَعَ ...... (پارہ 5 رکوع 6)

اس راستہ پر چل کر انسان صالح، شہید، صدیق اور نبی تک کا مقام حاصل کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''ہم نماز میں یہ دعا کرتے ہیں کہ اِهدِناَ ......۔ اس سے یہی مطلب ہے کہ خدا سے ہم اپنے ترقیِ ایمان اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے چار قسم کے نشان چار کمال کے رنگ میں چاہتے ہیں۔ نبیوں کا کمال، صدیقوں کا کمال، شہیدوں کا کمال، صلحاء کا کمال۔ سو نبی کا خاص کمال یہ ہے کہ خدا سے ایسا علم غیب پاوے جو بطور نشان کے ہو اور صدیق کا کمال یہ ہے کہ صدق کے خزانے پر ایسے کامل طور پر قبضہ کر لے یعنی ایسے اکمل طور پر کتاب اللہ کی سچائیاں اس کو معلوم ہو جائیں کہ وہ بوجہ خارق عادت ہونے کے نشان کی صورت پر ہوں اور اس صدیق کے صدق پر گواہی دے اور شہید کا کمال یہ ہے کہ مصیبتوں اور دُکھوں اور ابتلاؤں کے وقت میں ایسی قوت ایمانی اور قوت اخلاقی اور ثابت قدمی دکھلاوے کہ جو خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان کے ہو جاوے اور مردِ صالح کا کمال یہ ہے کہ ایسا ہر قسم کے فساد سے دور ہو جاوے اور مجسم صالح بن جائے کہ وہ کامل صلاحیت اس کی خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان مانی جائے اور یہ چاروں قسم کے کمال جو ہم پانچ وقت خدا تعالیٰ سے نماز میں مانگتے ہیں یہ دوسرے لفظوں میں ہم خدا تعالیٰ سے ہم آسمانی نشان طلب کرتے ہیں اور جس میں یہ طلب نہیں اس میں ایمان بھی نہیں۔ ہماری نماز کی حقیقت یہی طلب ہے جو ہم چار رنگوں میں پنج وقت خدا تعالیٰ سے چار نشان مانگتے ہیں اور اس طرح زمین پر خدا تعالیٰ کی تقدیس چاہتے ہیں۔ تا ہماری زندگی انکار اور شک اور غفلت کی زندگی ہو کر زمین کو پلید نہ کرے اور ہر شخص خدا تعالیٰ کی تقدیس تبھی کر سکتا ہے جب وہ چاروں قسم کے نشان خدا تعالیٰ سے مانگتا رہے۔''

(ضمیمہ 5 تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 ص 4)

غیر المغضوب ......

نہ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ ان لوگوں کے راستے پر جو گمراہ ہوئے۔ مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ مغضوب علیھم سے مراد یہودی اور ضالین سے مراد عیسائی ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ (-) کو یہ دعا کیوں سکھائی گئی اس بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ میں جو اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے کہ مغضوب عليهم اور ضالین لوگوں میں سے نہ بننا۔ یعنی اے (-)! تم یہود و نصاریٰ کے خصائل کو اختیار نہ کرنا۔ اس میں بھی ایک پیشگوئی نکلتی ہے کہ بعض (-) ایسا کریں گے یعنی ایک زمانہ آئے گا کہ ان سے بعض یہود نصاریٰ کے خصائل اختیار کریں گے کیونکہ حکم ہمیشہ ایسے امر کے متعلق دیا جاتا ہے جس کی خلاف ورزی کرنے والے بعض لوگ ہوتے ہیں۔

(الحکم 31 مارچ 1901ء ص 10)

انی معک

خُدا نے کہہ دیا 'اِنّیِ مَعَکَ'
فرشتے کر رہے ہیں صاف راہیں

وہ 'مسرور' آگے بڑھتا جا رہا ہے
جلَو میں ہیں ملائک کی سِپاہیں

وہ بولے جب دفاعِ دینِ حق میں
عدُو ہوں دَم بخود، اپنے سراہیں

جہاں پہنچا مرا یارِ طرحدَار
جبینیں جُھک گئیں، اُتری کلاہیں

عجب مشکل سی یارو آپڑی ہے
اُسے لکھیں، اُسے دیکھیں، یا چاہیں

بھرے خلوت میں جلوے ایم ٹی اے نے
مکانوں میں سجی ہیں جلسہ گاہیں

مِلی توفیق تجدیدِ وفا کی
دُعا ہے عہدِ بیعت بھی نباہیں

ہمارا چاہنا، نہ چاہنا کیا
ہمیں منظور وہ، جو آپ چاہیں

یہ دُنیا پُر خطر وحشت سَرا ہے
خُدا کے پاس ہیں ساری پناہیں

اُسی کا ہاتھ پکڑا تو مِلی ہیں
محافظ اور حصارِ امن بانہیں

خُدا کی گود میں بیٹھے ہیں مؤمن
ہے ناممکن خفا ہوں یا کراہیں

کبھی ضائع نہیں کرتا وہ 'طارق'
قیامُ الّیل اور سجدوں کی آہیں

ڈاکٹر طارق احمد مرزا

مکرم محمد رئیس طاہر صاحب

عاملہ مجلس انصاراللہ مقامی کا معلوماتی وتفریحی سفر

شوگر ملز، چپ بورڈ فیکٹری اور قلعہ رہتاس کے متعلق معلومات

مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کی مجلس عاملہ نے 8 اور 9 مارچ 2013ء کو ایک مطالعاتی دورہ کی توفیق پائی۔ 8 مارچ کی صبح 16 ممبران دفتر مجلس انصاراللہ مقامی پہنچے جہاں ناشتہ ودعا کے بعد قافلہ شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین کیلئے روانہ ہوا۔ شوگر مل پہنچنے پر محترم عزیز الحق رامہ صاحب اور ان کی ٹیم نے استقبال کیا۔ مکرم عبدالوحید قریشی صاحب ریذیڈنٹ ڈائریکٹر نے تمام احباب کو نہایت آسان الفاظ میں شوگر مل کے متعلق تعارف کروایا۔ اور ساتھ ساتھ گنے کا خوش ذائقہ رس پلایا۔ اس کے بعد چار حصوں میں کیمیکل اور مکینیکل ڈیپارٹمنٹ کے آفیسرز کی نگرانی میں مل کی سیر کروائی گئی۔ جس گروپ میں خاکسار تھا اس گروپ کو مکرم نجیب احمد فہیم صاحب تعارف کروا رہے تھے۔

شاہ تاج شوگر ملز

ملز میں سب سے پہلے ٹرالی کو گنے سمیت تولا جاتا ہے پھر ٹرالی کو ایک چین پر الٹایا جاتا ہے۔ جس سے سے گنا تو اس چین پر گر جاتا ہے لیکن ٹرالی باہر رہتی ہے۔ اس ٹرالی کو ایک موٹی زنجیر سے باندھا جاتا ہے اگر یہ ٹوٹ جائے تو ٹرالی بھی اس چین پر گر سکتی ہے۔

گنا جب اس چین کے ذریعہ اوپر جاتا ہے تو اس چین پر لیولر (leveler) لگے ہوئے ہیں جو گنے کو ایک ترتیب اور اونچائی میں رکھتے ہیں۔ جس کے بعد گنے کو تین مرحلوں میں تین مختلف کٹرز اور شریڈر میں سے گزارا جاتا ہے۔ ان میں اٹھارہ اٹھارہ کلو وزنی ہتھوڑے اور لمبی مضبوط چھریاں ہوتی ہیں۔ جو گنے کو کاٹ کر چورا سا بنا دیتی ہیں۔ گنے کے اس چورے کو آگے لے کر جانے والا بیلٹ ربڑ کا بنا ہوا ہوتا ہے اور اس پر راستہ میں طاقتور مقناطیس لگا ہوا ہوتا ہے جو پندرہ کلو وزن سے بھی زائد کے لوہے کا ٹکڑا آسانی سے اٹھا کر باہر پھینک دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زمیندار سے بھی کوئی آلہ وغیرہ غلطی سے گنے میں رہ سکتا ہے یا پھر بعض اوقات چھریاں اور ہتھوڑے وغیرہ بھی ٹوٹ کر گر جاتے ہیں تو یہ مقناطیس ان کو اٹھا لیتا ہے۔ تاکہ اگلے مرحلوں میں یہ سخت قسم کی اشیاء کسی قسم کی مشکل نہ پیدا کریں۔

خدا نے اپنی قدرت سے گنے کا رس چھوٹی چھوٹی سی تھیلیوں میں بند کیا ہوتا ہے اس لئے گنے کی ہر ایک تھیلی کو کھول کر اس سے جوس حاصل کرنے کیلئے گنے کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ جب گنا اس میں تبدیل ہو جاتا ہے تو پھر اس سے جوس نچوڑا جاتا ہے۔ جوس نکالنے کیلئے بھی اس کو کئی مرحلوں سے گزارا جاتا ہے۔ اور آخری مرحلہ میں 70 سینٹی گریڈ تک گرم پانی اس کے اوپر سپرے کیا جاتا ہے۔ کیونکہ میٹھے میں چپکنے کا مادہ بھی ہوتا ہے۔ اس لئے اس مرحلہ پر جب گرم پانی سپرے کیا جاتا ہے تو جو رس گنے کے برادے کے مختلف حصوں میں چمٹا ہوا ہے وہ بھی ڈھل کر ان سے الگ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد گنے سے جوس مکمل طور پر نکال لیا جاتا ہے۔ اور جیسا کہ لطیفہ ہے انکم ٹیکس والا ہی کچھ نچوڑ کر نکال لے تو نکال لے ورنہ اس بھوسہ میں رس نہیں ہے اور مل والے اس سے زیادہ رس اس میں سے نہیں نکال سکتے۔

جوس تو ہے ہی فائدہ بخش چیز اور اسی کے چکر میں یہ سب کچھ کیا جاتا ہے۔ لیکن ہم اس سے قبل اس بھوسے کی خبر لینے لگے جو جوس سے الگ ہو چکا تھا۔ گنے کے اس بھوسے کو شوگر انڈسٹری میں بگاس Begasse کہتے ہیں۔ اس سے بھی فائدہ حاصل کرنے کے طریقے حضرت انسان نے سوچ لئے ہیں۔ یہ بھوسہ جلایا جاتا ہے اور اس کی مدد سے سٹیم حاصل کی جاتی اور اس سٹیم کو بجلی پیدا کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ شاہ تاج شوگر ملز میں بھی چار مختلف بڑی طاقت کے جنریٹرز لگائے گئے ہیں جو اس سٹیم کی مدد سے بجلی پیدا کرتے ہیں اور وہ اس قدر خود کفیل ہیں کہ نہ صرف مل بلکہ کالونی میں بھی بجلی فراہم کرتے ہیں۔

اس بھوسے کی ایک مقدار اگلے سیزن کو شروع کرنے کیلئے بھی رکھ لیا جاتا ہے۔ تاکہ گنے سے دوبارہ بھوسہ نکلنے تک جو بجلی وغیرہ کی ضرورت ہے اس کو پورا کیا جا سکے۔ بجلی بنانے کا جو طریق بتایا گیا وہ یہ ہے کہ بجلی جنریٹر پیدا کرتے ہیں۔ اور جنریٹر کی شافٹ کو حرکت دینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو مختلف قسم کی طاقتوں کا استعمال سکھایا ہے۔ ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ پیڈسٹل فین بند پڑا ہے اور ہوا کے چلنے پر اس کے پر گھومنے لگ جاتے ہیں ان پروں کے پیچھے جو شافٹ لگی ہوتی ہے وہ بھی گھومنے لگتی ہے۔ یہ مثال سٹیم ٹربائن کی ہے جو جنریٹرز کو گھمانے کیلئے استعمال کی جاتی ہے۔ اگر جنریٹر کی شافٹ کو ایک خاص طاقت سے گھمایا جائے تو پھر جنریٹر بجلی پیدا کرتا ہے۔ جنریٹر کی شافٹ کو گھمانے کیلئے ہوا، پانی، سٹیم، پٹرول، ڈیزل یا گیس کی طاقتیں استعمال کی جاتی ہیں۔ اور اس طاقت سے یہی عمل دہرایا جاتا ہے اور جنریٹر بجلی پیدا کرتا ہے۔

جوس حاصل کرنے کے بعد اگلا مرحلہ اس جوس کو ہر قسم کے ضرر آمیز ذرات اور کثافتوں سے صاف کرنے کا ہوتا ہے۔ جس طرح جوس حاصل کرنے کے کئی مراحل ہیں اسی طرح اس جوس کو مرحلہ وار صاف کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے جوس کو گرم کر کے اس میں مختلف کیمیکل ملائے جاتے ہیں۔ پھر اس جوس کو کلیریفائر میں لے جایا جاتا ہے جہاں نتھرا ہوا جوس الگ کر لیا جاتا ہے اور جوس میں موجود میل کچیل اور کثافتوں کو الگ کر لیا جاتا ہے۔ جنہیں مڈ (mud) کہتے ہیں۔ یہ مڈ یا میل کچیل بھی آمد کا ذریعہ اس طرح بن جاتی ہے کہ مختلف لوگ اسے بطور ایندھن اور بطور کھاد استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بعد نتھرے ہوئے صاف جوس کو گرم کر کے گاڑھا شیرہ بنایا جاتا ہے پھر اس سے دیسی چینی بنائی جاتی ہے جسے دوبارہ پانی میں حل کر کے مختلف کیمیکلز ملائے جاتے ہیں پھر اس آمیزے کو ایک اور کلیریفائر میں سے گزارا جاتا ہے۔ جس میں مزید کثافتوں کو علیحدہ کیا جاتا ہے۔ یہاں سے جو شیرہ حاصل ہوتا ہے وہ ایک ایسا شیرہ ہوتا ہے۔ جس میں چینی ہی چینی ہوتی ہے۔ یہاں پر ہم نے بھی وہ چینی پی۔

اس خالص شیرے سے سفید چینی بنائی جاتی ہے۔ شیرے میں سے چینی کے دانوں کو الگ کرنے کے لئے ایک خاص قسم کی مشین میں سے گزارا جاتا ہے جو سفید چینی کے دانوں کو اور شیرے کو الگ الگ کرتی ہے یہاں سے نکلنے والی چینی چونکہ گیلی ہوتی ہے اس لئے اسے گرم ہوا کی مدد سے سکھایا جاتا ہے۔ پھر اس چینی کو مختلف سائز کی چھلنیوں میں چھانا جاتا ہے تاکہ زیادہ موٹی اور زیادہ باریک چینی الگ کر لی جائے۔ مطلوبہ سائز کے دانہ والی چینی کو کمپیوٹرائز سسٹم کے تحت بوریوں میں بھر لیا جاتا ہے۔ اور پھر ان بوریوں کو فروخت کرنے کیلئے مل کے گوداموں میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ جہاں سے حسب ضرورت چینی کی بوریاں مارکیٹ میں بھجوائی جاتی ہیں۔

مل دیکھنے کے بعد ہم گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرے جہاں چائے وغیرہ سے ہماری تواضع کی گئی بیت الذکر میں نماز جمعہ وعصر کے بعد محترم چوہدری محمود احمد خالد صاحب امیر ضلع منڈی بہاؤالدین سے ملاقات ہوئی اور ان کی انتظامیہ کی زبردست قسم کی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہوئے۔ اور کھانے کے بعد مختلف حصوں میں فوٹو گرافی وغیرہ کی اور اگلے سفر کیلئے تیار ہو گئے۔

سکندر کی یادگار

وفد کی اگلی منزل پاکستان چپ بورڈ فیکٹری جہلم تھی۔ راستہ میں ہیڈ رسول کی سیر کی اور جہلم کے راستہ سے دوسری طرف مڑ کر تھوڑا سا ہٹ کر جلال پور شریف کے قریب سکندر اعظم کی ایک یادگار تعمیر کی گئی ہے جو اس جنگ کی یاد میں بنائی گئی ہے جو 326 ق م میں سکندر اعظم اور راجہ پورس کی فوجوں کے درمیان ہوئی تھی۔ اور سکندر اعظم کو فتح حاصل ہوئی تھی۔ اس جگہ چند تصاویر اور نقشہ جات کو آویزاں کرنے کیلئے ایک عمارت بنائی گئی ہے جس میں بعض معلوماتی پینٹنگز اور نوادرات بھی رکھے گئے ہیں لیکن کم تعداد میں ہیں۔ ہم شام کو چپ بورڈ پہنچے وہاں حضور انور کا خطبہ جمعہ سنا اور رات قیام کیا۔

پاکستان چپ بورڈ فیکٹری جہلم

9 مارچ کو صبح چپ بورڈ فیکٹری دیکھی گئی۔ 1965ء میں محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب نے اسے قائم کیا۔ یہ پاکستان کی پہلی چپ بورڈ فیکٹری ہے۔ اس فیکٹری کو دیکھنے لگے تو کوفتہ کی کہانی یاد آ گئی کہ بوٹی کا قیمہ اور پھر قیمے کی بوٹی بنا کر پکائی جاتی ہے۔ یہ فیکٹری بھی پہلے لکڑی کا چورا بناتی ہے اور پھر چورے سے بورڈ بنایا جاتا ہے جو لکڑی کے متبادل کے طور پر کام کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس فیکٹری کا تعارف اور کام کرنے کا طریق مکرم سید عبدالسلام باسط صاحب اور مکرم محمد دین طاہر صاحب کوالٹی انچارج نے کرایا۔

فیکٹری والے سفیدہ، پاپولر، اور آم کی لکڑی خرید کرتے ہیں۔ لکڑی کے خشک یا گیلے ہونے سے فرق نہیں پڑتا۔ سب سے پہلے آرے کے ذریعہ سے لکڑی کو تین سے دس انچ تک کے موٹے ٹکڑوں میں کاٹ لیا جاتا ہے۔ لمبائی جو بھی ہو۔ موٹائی اس سے زیادہ نہیں ہوتی۔ ان ٹکڑوں کو ایک طاقتور مل سے گزارا جاتا ہے جو ان لکڑیوں کو کاٹ اور کوٹ کر چورا بنا دیتی ہے۔ یہ چورا ایک ڈرائیر مل سے گزرتا ہے۔ اس ڈرائیر میں یہ چورا خشک ہو جاتا ہے پھر اس کے بعد بڑے بڑے ڈرموں میں چورا محفوظ کر لیا جاتا ہے۔

اس سٹور کئے گئے چورے کو ایک خاص مقدار کے مطابق آگے چلایا جاتا ہے اور اس میں ایک

خاص قسم کا گلیو (glue) اور کیمیکل ملائے جاتے ہیں۔ اس جگہ کو جب دیکھنے کیلئے اوپر گئے تو اس کیمیکل کی وجہ سے وہاں سانس لینا نہایت دشوار ہوگیا۔

برادے اور کیمیکل کے اس مجموعے کو ایک خاص مقدار میں ایک مشین میں کمپیوٹرائزڈ طریقے سے ڈالا جاتا ہے پھر اس کو خاص قسم کے چوکھٹے میں برابر برابر پھیلا دیا جاتا ہے۔ یہ کام بھی مشین ہی کرتی ہے۔ اور پھر اس کو پریس کیا جاتا ہے۔ یہی وہ مرحلہ ہے جہاں بورڈ کی کوالٹی کا انحصار ہے۔ کیونکہ بورڈ کی اہمیت اس کی density پر موقوف ہے۔ یعنی مکعب فٹ کے حساب سے ہر جگہ صحیح مقدار میں ضروری دباؤ میں رکھا گیا ہو۔ اس کے بعد بورڈ کی ایک ابتدائی شکل تیار ہوجاتی ہے۔ جو اصل سائز سے کچھ زیادہ ہوتی ہے تا کہ اگر دباؤ کی وجہ سے کوئی خرابی یا کمی اس کی اطراف میں ہو وہ حصہ کاٹ کر الگ کر دیا جائے۔

اس بورڈ کو ایک معین سائز میں کاٹنے کے بعد اس پر دوسرے کام کئے جاتے ہیں۔ موٹائی 20mm اور چوڑائی لمبائی 8x4 فٹ ہوتی ہے۔ اس پر پالشنگ اور لیمینیشن کی جاتی ہے اور دونوں طرح کے بورڈ مارکیٹ میں دستیاب ہوتے ہیں۔ لیمینیشن کیلئے ایک خاص قسم کا پیپر میلمین (malamin) درآمد کیا جاتا ہے۔ جو کہ بڑے بڑے رولوں پر لپٹا ہوا ملتا ہے اس لیمینیشن پیپر کو مشین پر چڑھا کر گلو اور مختلف کیمیکلز لگائے جاتے ہیں اور پھر دو دفعہ ڈرائیر سے نکالا جاتا ہے اور اس کو خشک کیا جاتا ہے اور دوسری مشین پر یہ لیمینیشن پیپر بورڈ پر چسپاں کردیا جاتا ہے۔ یہ کام ایسی صفائی سے کیا جاتا ہے کہ عام آدمی اس فرق کو محسوس نہیں کرسکے گا جب تک کہ وہ خاص توجہ نہ دے۔ لیکن روزمرہ کام کرنے والے ماہرین اس کو آسانی سے پہچان لیتے ہیں۔

شیشم کے ڈیزائن

ایک اور کام جو اس فیکٹری میں بڑی مہارت اور فنکاری سے کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اس بورڈ پر بعض خاص قسم کے ڈیزائن بنائے جاتے ہیں۔ جن کو ایک نظر دیکھنے سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا یہ بورڈ لکڑی ہے۔ ہوتی تو وہ لکڑی ہی ہے لیکن یہ کام بہت محنت طلب اور توجہ طلب ہے۔ اور بڑی مہارت سے کیا جاتا ہے۔

شیشم کے درخت کے موٹے موٹے تنے خرید کر ان کو اس حساب سے کاٹا جاتا ہے کہ وہ تنے گولائی کی بجائے باکس کی طرح کونے دار بن جاتے ہیں پھر ان کو گرم پانی میں ڈبو دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ لکڑی نرم ہوجاتی ہے۔ اس نرم لکڑی کو ایک مشینی کٹر سے کاغذ کی طرح کے ٹکڑے کاٹ لئے جاتے ہیں۔ اور ان کو دوسری مشین میں پریس کیا جاتا ہے پھر اس لکڑی کے ہر کاغذ کو بڑی باریک بینی سے دیکھا جاتا ہے اور اس میں جو حصے صاف نہیں یا کسی قسم کا کوئی سوراخ ہو اس کو علیحدہ کرلیا جاتا ہے۔ ہم نے یہ کام ہوتے دیکھا۔ شیشم کے درخت کی دو فٹ چوڑی اور قریباً آٹھ فٹ لمبی لکڑی کو کاٹ کر اسی پیائش کا کاغذ بنایا گیا۔ اس کی چھان بین کی گئی۔ اور پھر متاثرہ حصہ الگ کر کے چار چار انچ چوڑی پٹیاں کاٹ لی جاتی ہیں۔ اس کاغذ جیسی لکڑی کو ٹرانسپیرنٹ ٹیپ کے ذریعے جوڑ کر بورڈ کے سائز کا کاغذ بنالیا جاتا ہے اس کاغذ کو بعد میں بورڈ پر ڈیزائن کی طرح ایسے چسپاں کردیا جاتا ہے کہ وہ اس کا حصہ ہی معلوم ہوتی ہے اور عام دیکھنے والے کو اس مہارت اور صفائی کی وجہ سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کیا کام کیا گیا ہے۔ اور بظاہر یہ لکڑی کا ڈیزائن ہی معلوم ہوتا ہے۔

اس کام کے بعد مختلف رنگوں کا کام کیا جاتا ہے اس کیلئے ایجنٹ اور دکاندار اپنا اپنا آرڈر دیتے ہیں اور ان کی خواہش کی مطابق بورڈ تیار کر کے مارکیٹ پہنچ جاتے ہیں۔ یہ ایک بہت ہی دلچسپ فن ہے ضرورت بھی پوری ہورہی ہے اور بے شمار لوگوں کو روزگار بھی مل رہا ہے۔

بعض جماعتی یادگار جگہیں

حضرت مسیح موعود نے 1903ء میں کرم دین بھیں کے مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم کا ایک یادگار سفر فرمایا تھا جو تاریخ کی کتب میں اپنی اہمیت کے اعتبار سے موجود ہے۔ اس سفر کے دوران ہزاروں کے مجمع نے آپ کی زیارت بھی کی آپ کے مبارک کلمات بھی سنے اور بہت سارے افراد کو ایمان لانے کی توفیق بھی ملی۔ وفد کے ممبران نے بھی اس عدالت اور مکان کی زیارت کی جہاں حضرت مسیح موعود نے اس سفر کے دوران قیام فرمایا نیز بعض رفقاء حضرت مسیح موعود کے مزاروں پر دعا کا بھی موقع ملا۔

قلعہ رہتاس

اس کے بعد وفد نے قلعہ رہتاس کی سیر کی۔ اس قلعہ کو شیر شاہ سوری نے 948ھ میں پوٹھوہار اور کوہستان نمک کی سرزمین کے وسط میں تعمیر کیا تھا۔ جس کے ایک طرف نالہ کس، دوسری طرف نالہ گھان تیسری طرف گہری کھائیاں اور گھنا جنگل ہے۔ اس قلعے کے عین سامنے شیر شاہ سوری کی بنائی ہوئی جرنیلی سڑک گزرتی تھی۔

قلعہ رہتاس کی تعمیر چھوٹی اینٹ اور دیوہیکل پتھروں سے کی گئی ہے۔ ان بڑے بڑے پتھروں کو بلندیوں پر نصب دیکھ کر عقل حیران رہ جاتی ہے۔ قلعے کی تعمیر میں 3 لاکھ مزدوروں نے حصہ لیا اور یہ 4 سال 7 ماہ اور 21 دن میں مکمل ہوا۔ جو چارسو ایکڑ پر محیط ہے۔

قلعے کے جنگی حصے کی وسعت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ عہد شیر شاہ میں توپ خانے کے علاوہ 40 ہزار پیدل اور 30 ہزار سوار فوج مع ساز وسامان یہاں قیام کرتی تھی۔ قلعے میں 86 بڑے بڑے برج یا ٹاور تعمیر کئے گئے۔ اور پانی کی فراہمی کے لیے تین باولیاں بنائی گئی تھیں۔

قلعہ رہتاس کا سب سے قابلِ دید حصہ اس کی فصیل ہے۔ اس پر 68 برج، 184 برجیاں، 6881 کنگرے اور 8556 سیڑھیاں ہیں جو فن تعمیر کا نادر نمونہ ہیں۔

اس کے مختلف حصوں میں شاہی مسجد، حویلی مان سنگھ، رانی محل، کنوئیں، شاہی حمام، شاہی تالاب، عیدگاہ، لنگر خانہ اور پھانسی گھر ہیں۔ یہ قلعہ نقش نگاری، مینا کاری، بھربھرے پتھر اور سنگ مرمر کی سلوں پر کندہ مختلف مذہبی عبارات اور قرآنی آیات کی تحریر کا بہترین نمونہ ہے۔ یہ قلعہ سکھوں کے ہاتھوں تباہ ہوا اور آج بھی تباہ شدہ حالت میں موجود ہے۔ اس قلعہ کی سیر کے بعد اسی روز رات کو وفد بخیریت واپس ربوہ پہنچ گیا۔

جاپان کے اخبار چوگائی نپو میں

حضور انور ایدہ اللہ کے دورہ کی خبر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جاپان کا دورہ فرمایا۔ اس دورہ کے دوران ایک تقریب کی رپورٹ جاپان کے ایک اخبار Chugai Nippo کی 3 دسمبر 2013ء کی اخبار میں نمایاں سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئی۔

آزادی اظہار اور دوسروں کی عزت واحترام اور قیام امن کی اپیل، انگلستان سے تشریف لانے والے راہنما کے اعزاز میں ناگویا میں استقبالیہ تقریب

جماعت احمدیہ جاپان کے زیراہتمام 9 نومبر کو ہوٹل میں استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں جماعت کے پانچویں خلیفہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی۔ اس تقریب میں سیاست، مذہب، تعلیم، رفاہ عامہ کے شعبوں سے تعلق رکھنے والے 300 کے قریب مہمانوں نے شرکت کی۔

اس جماعت کی بنیاد 1889ء میں ہندوستان میں رکھی گئی اور یہ......کا ہی ایک فرقہ ہے۔ آجکل جماعت کا مرکز انگلستان میں ہے اور اس کی شاخیں 200 سے زائد ممالک میں قائم ہیں جبکہ افراد جماعت کی تعداد تقریباً بیس کروڑ کے قریب بتائی جاتی ہے۔

جاپان میں اس جماعت کی سرگرمیاں گزشتہ بیس سال سے زائد عرصہ سے جاری ہیں۔ کوبے میں آنے والے زلزلہ اور گزشتہ سال Miyagi پریفکچر کے Ishinomaki شہر میں انسانیت کے لئے خدمات قابل ذکر ہیں۔

اس تقریب کے میزبان جاپان میں پیدا ہونے اور پرورش پانے والے ایک احمدی نوجوان تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت سے تقریب کا آغاز ہوا سینیٹر' شہر کے میئر اور مذہبی نمائندگان کی طرف سے Kobe کرسچین تنظیم کے پریسٹ Yoshio Lwamura نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔

حضرت احمد نے بڑے واضح اور خوبصورت انداز میں خطاب فرمایا۔ کبھی عربی اور انگریزی الفاظ بھی آپ کے خطاب کا حصہ تھے۔ جس کا خلاصہ بیان کریں تو یہ خطاب اقوام عالم اور مذہبی دنیا کے لئے امن کے پیغام پر مشتمل تھا۔

سب سے دلچسپ پہلو جو آپ نے ارشاد فرمایا وہ یہ تھا کہ "(دین حق) آزادی اظہار اور دوسروں کے احترام کا اعلان کرتا ہے اور مذہبی معاملات میں جبر کے خلاف ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق انسانوں کے احترام، عدل وانصاف کے قیام اور معاملات میں صفائی کا حکم دیا گیا ہے۔" یہ خطاب انٹرنیٹ کے ذریعہ دنیا بھر میں پہنچایا گیا ہے۔

اسی طرح جماعت احمدیہ جاپان کے سربراہ انیس احمد ندیم کے مطابق جماعت کے ٹیلی ویژن نیٹ ورک کے ذریعہ بار بار ساری دنیا میں دکھایا جائے گا۔ غرضیکہ یہ (دین حق) کا پُرامن اور خوبصورت چہرہ دکھانے والے تقریب تھی۔

(Chugai Nippo 3 December 2013 page2)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم محمد نواز مومن صاحب معلم وقف جدید محلہ دارالشکر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پوتے ثاقب محمود واقف نو ابن مکرم محمود احمد سلطان بھٹی صاحب یوگنڈا نے پانچ سال چھ ماہ کی عمر میں پہلی بار قرآن کریم ناظرہ مکمل کرلیا ہے۔ قرآن کریم بچہ کی والدہ مکرمہ سمیرہ محمود صاحبہ بنت مکرم چوہدری حمید احمد بھٹی صاحب نصیر آباد ربوہ نے پڑھایا۔ مورخہ 25 جنوری 2014ء کو محترم افضال احمد روف صاحب امیر یوگنڈا نے بچے سے قرآن کریم سنا۔ فون کے ذریعہ خاکسار نے بھی پاکستان میں سنا۔ محترم امیر صاحب یوگینڈا نے دعا کرائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کرنے کی توفیق دے اور خادم دین بنائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم شمشاد احمد قیصر صاحب مربی سلسلہ استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ 30 جنوری 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کو اوصاف احمد نام عطا فرماتے ہوئے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سراج احمد صاحب آف تخت ہزارہ کا پوتا اور مکرم عبدالرشید صاحب مرحوم آف نصیر پور خورد کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو خادم دین، خلافت کی کامل اطاعت کرنے والا، صالح، تندرست لمبی زندگی والا اور ہمارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم رانا محمد قاسم صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے دوست مکرم شیخ طارق جاوید صاحب اور ان کی اہلیہ مکرمہ فائزہ طارق صاحبہ ناصر آباد جنوبی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 22 جنوری 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام شیخ ثمر جاوید تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم شیخ محمد اشرف صاحب مرحوم سنگ تراش ربوہ کا پوتا ہے۔ احباب سے نومولود کی صحت و سلامتی، درازی عمر، نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

لیکچر: انگلش کے مشہور عالم شعراء

۞ انگریزی زبان سے متعلق ایک لیکچر کا اہتمام مجلس انصاراللہ پاکستان کی قیادت تعلیم کے تحت کیا گیا اس اجلاس کی صدارت مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ نے کی یہ لیکچر مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب نے انگریزی زبان میں زیر عنوان Eminent Poets of English Literature مورخہ 21 جنوری 2014ء کو ایوان ناصر دفاتر مجلس انصاراللہ پاکستان میں دیا جو تقریباً 40 منٹ تک جاری رہا یہ لیکچر Audio. Visual تھا جس کی اعانت مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب نے کی۔ اس لیکچر میں انہوں نے انگریزی ادب کی تعریف، اہمیت اور تاریخی پس منظر کو پیش کیا۔ قرآن مجید کے بعض انبیاء علیہ السلام اور اقوام کو بطور ماخذ علوم پیش کرنے کے بعد یونانی فلسفیوں بطور خاص سقراط، افلاطون اور ارسطو کا ذکر کیا اور پھر تاریخ اسلام سے مسلمان مفکرین اور سائنسدانوں کا ذکر کرکے انگریزی ادب کے ممتاز شعراء کا قدرے تفصیل سے ذکر کیا۔ یہ ادوار چودھویں صدی سے شروع ہوکر بیسویں صدی تک ممتد تھے اور پھر رومانوی شعراء کا خاص طور پر ذکر کیا گیا۔ اس کے بعد ملکہ وکٹوریہ کے زمانے کے شعرا کا حوالہ دیا گیا اور آخر میں بیسویں صدی کے بعض شعراء کا ذکر ہوا سب سے دلچسپ بات یہ تھی کہ ان شعراء کے بعض منفرد پہلوؤں کو پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے زمانہ یا عہد کی خصوصیات کا بھی ذکر کیا گیا۔ اجلاس کے بعد زیریں ہال میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

درخواست دعا

۞ مکرم رانا طلحہ جیلانی صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم رانا توصیف احمد صاحب ولد مکرم رانا منیر احمد صاحب گزشتہ دو سال سے بوجہ فالج بیمار ہیں فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ کافی کمزوری ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ

(ضلع بدین)

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ضلع بدین کی تمام جماعتوں میں ہر ماہ جلسہ سیرت النبی ﷺ باقاعدگی سے منایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک نتائج ظاہر فرمائے اور ہم سب کو آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ماہ جنوری 2014ء میں تمام جماعتوں میں جلسوں کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے کیا گیا۔ اور آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی اور قصیدہ حضرت مسیح موعود بھی پیش کیا گیا۔

بدین شہر میں مورخہ 12 جنوری 2014ء کو بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ سیرت النبی ﷺ مکرم ملک رفیع احمد صاحب صدر جماعت بدین شہر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اسی طرح بدین کے حلقہ **ماتلی** اور **موئن جانڈیو** میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوئے۔ اس کے علاوہ لجنہ اماء اللہ بدین شہر کا جلسہ محترمہ امۃ الشاہین صاحبہ صدر لجنہ کی زیر صدارت ہوا۔ کل حاضری 145 رہی۔

کوٹ احمدیہ میں مورخہ 13 جنوری 2014ء کو جلسہ سیرت النبی ﷺ مکرم مبارک احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ہوا اور لجنہ اماء اللہ کا جلسہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ کی زیر صدارت ہوا۔ کل حاضری 56 رہی۔

صابن دستی میں مورخہ 19 جنوری 2014ء کو جلسہ سیرۃ النبیؐ خاکسار کی زیر صدارت ہوا۔ لجنہ کا جلسہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ کی زیر صدارت ہوا۔ کل حاضری 28 رہی۔

ٹنڈو غلام علی میں مورخہ 14 جنوری 2014ء کو سیرت النبی ﷺ کا جلسہ مکرم حکیم محمد جمیل صاحب امیر ضلع بدین کی زیر صدارت ہوا۔ اور لجنہ نے اپنا الگ جلسہ کیا۔ کل حاضری 38 رہی۔

گولارچی نور میں مورخہ 13 جنوری 2014ء کو جلسہ سیرت النبی ﷺ خاکسار کی زیر صدارت ہوا۔ اس جلسہ کی کل حاضری 65 رہی۔ لجنہ اماء اللہ کا الگ جلسہ ہوا۔ جس کی حاضری 35 رہی۔

طاہر آباد گولارچی میں مورخہ 18 جنوری 2014ء کو جلسہ سیرت النبی ﷺ مکرم اطہر محمود صاحب معلم وقف جدید کی زیر صدارت ہوا۔ لجنہ کا جلسہ صدر صاحبہ لجنہ کی زیر صدارت ہوا۔ کل حاضری 57 رہی۔

چک نمبر 5۔ احمد آباد میں مورخہ 23 جنوری 2014ء کو جلسہ سیرت النبی ﷺ مکرم شہزاد احمد صاحب مغل معلم وقف جدید کی زیر صدارت ہوا اور لجنہ اماء اللہ کا جلسہ صدر صاحبہ لجنہ کی زیر صدارت ہوا۔ کل حاضری 34 رہی۔

کھوسکی میں جلسہ مورخہ 15 جنوری 2014ء کو مکرم محمد احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ہوا۔ خلیفہ قاسم میں مکرم غالب احمد صاحب مربی سلسلہ کھوسکی کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ لجنہ کھوسکی کا جلسہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ کی زیر صدارت ہوا۔ کل حاضری 65 رہی۔

خدا آباد میں مورخہ 14 جنوری 2014ء کو جلسہ سیرت النبی ﷺ مکرم محمد ادریس صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ہوا اور لجنہ کا جلسہ صدر صاحبہ لجنہ کی زیر صدارت ہوا۔ کل حاضری 103 رہی۔

ٹنڈو باگو میں مورخہ 19 جنوری 2014ء کو جلسہ سیرت النبی ﷺ مکرم نصیر احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ اور لجنہ نے الگ جلسہ کیا۔ کل حاضری 18 رہی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آنحضرتؐ کی سیرت پر کماحقہ عمل پیرا ہونے، آپؐ کی سیرت کو اپنے اوپر لاگو کرنے اور آنحضرت ﷺ پر کثرت سے درود شریف بھیجنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم سعید احمد بٹ صاحب صدر جماعت مانانوالہ 203 ر۔ب فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم مقصود احمد صاحب ابن مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب جماعت احمدیہ مانانوالہ 203 ر۔ب ضلع فیصل آباد چند روز الائیڈ ہسپتال میں بیمار رہ کر مورخہ 20 دسمبر 2013ء کو انتقال کرگئے۔ اسی روز مکرم عبدالرؤف ملتانی صاحب معلم وقف جدید نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان گوکھووال میں تدفین کے بعد محترم معلم صاحب نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

(بقیہ از صفحہ 2)

نے پوزیشنز حاصل کیں؟

ج: بڑی جماعتوں میں فی کس ادائیگی کے مطابق پہلے مڈل ایسٹ کی ایک جماعت، پھر امریکہ، سوئٹزرلینڈ، بیلجیئم، یو۔کے، آسٹریلیا، فرانس، کینیڈا، جاپان، سنگاپور، جرمنی اور ناروے۔

س: وقف جدید میں شاملین کی تعداد کتنی ہے نیز شاملین کی تعداد میں اضافے کے اعتبار سے کون سے ممالک سرفہرست ہیں؟

ج: شاملین کی تعداد 10 لاکھ 44 ہزار 720 ہے۔ شاملین کی تعداد میں اضافے کے اعتبار سے برکینا فاسو، بینن، سیرالیون، گیمبیا، نائیجر، آئیوری کوسٹ، تنزانیہ کی جماعتیں زیادہ آگے ہیں۔ مجموعی وصولی کے لحاظ سے نائیجیریا سب سے آگے ہے، پھر گھانا اور ماریشس ہے۔

س: پاکستان میں چندہ وقف جدید کی قربانی کے لحاظ سے پہلی تین جماعتیں کون سی ہیں؟

ج: پاکستان میں پوزیشن کے لحاظ سے، اول لاہور، دوئم ربوہ اور سوم کراچی ہے۔

س: خطبہ کے آخر میں حضور انور نے کس مخلص افریقن امریکن احمدی کی وفات کا ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! ایک جنازہ بھی میں پڑھاؤں گا۔ یہ مکرم یوسف لطیف صاحب بوسٹن امریکہ کا ہے۔ آپ افریقن امریکن احمدی تھے۔ 23 ستمبر 2013ء کو یہ 93 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ 1920ء میں پیدا ہوئے اور 1948ء میں بیعت کی توفیق ملی۔ آپ نے ایجوکیشن میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی اور اپنے پیشے میں سب سے اونچا ایوارڈ حاصل کیا جو نوبیل پرائز کے برابر تھا۔

☆...........☆...........☆

سانحہ ارتحال

مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد صاحب کارکن شعبہ کمپیوٹر تحریک جدید ربوہ اطلاع دیتی ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری انوار الحق صاحب (ر) کارکن نظارت امور عامہ ولد مکرم چوہدری عبدالحق صاحب درویش قادیان مورخہ 20 دسمبر 2013ء کو طویل علالت کے بعد بعمر 85 سال وفات پا گئے۔ اسی روز دارالعلوم غربی خلیل ربوہ سے ملحقہ گراسی گراؤنڈ میں مکرم مجیب احمد طاہر صاحب صدر محلہ دارالعلوم غربی صادق نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا بھی آپ نے ہی کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں خاکسارہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم اعجاز الحق صاحب امریکہ، مکرم شمشاد الحق صاحب جرمنی اور پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ آپ کے ایک نواسے مکرم حامد رضی اللہ صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ ہماری والدہ مکرمہ استانی رشیدہ بیگم صاحبہ گیارہ سال پہلے وفات پا گئی تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

واقفہ نو کا اعزاز

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریر کرتے ہیں۔

ایک واقفہ نو عزیزہ عطیۃ الحئی بنت مکرم ناصر احمد صاحب نے امسال کنگ ایڈورڈ یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس پارٹ II میں 2nd پوزیشن حاصل کر کے کامیابی حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عزیزہ اور جماعت کے بہت مبارک فرمائے اور آئندہ بھی عزیزہ کو اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 14۔فروری

طلوع فجر	5:29
طلوع آفتاب	6:50
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:56

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

14 فروری 2014ء

6:30 am	حضور انور کا ملٹری ہیڈ کوارٹر کوبلنز جرمنی میں خطاب 30 مئی 2012ء
8:45 am	ترجمۃ القرآن کلاس 12 مارچ 1997ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:55 am	جلسہ سالانہ یو ایس اے 30 جون 2012ء
1:30 pm	راہ ہدیٰ
4:05 pm	دینی و فقہی مسائل
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 فروری 2014ء
11:20 pm	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ یو ایس اے

سیل کا مزہ اٹھائیں، لبرٹی فیبرکس پر آئیں
سیل۔سیل۔سیل
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ (نزد اقصیٰ چوک) ربوہ: +92-47-6213312

زوجام عشق
مردانہ طاقت کی مشہور دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434,6211434

الرحمن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمن فون دفتر: 6214209
Skype id:alrehman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

سردیوں کی سرد ہواؤں میں سیل کے رنگ بکھرے ہیں فضاؤں میں
سیل۔سیل۔سیل
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: +92-47-6212310

اٹھوال فیبرکس
سیل۔سیل۔سیل
سردیوں کی ورائٹی پر مکمل سیل، ہمارے ہاں ہر قسم کی فینسی ورائٹی، شال، شرٹ اور مردانہ ورائٹی دستیاب ہے۔
پروپرائٹر: اعجاز احمد طاہر اٹھوال 0333-3354914
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

لگژری گاڑی برائے فروخت
گاڑی ٹویوٹا ALTIS 1-8 ماڈل 2006ء
رنگ 54,000 عمومی حالت تقریباً نئی
پینٹ اصلی پہلا، استعمال گھریلو صرف ایک ہاتھ پر
رابطہ: 03007704339

جائیداد برائے فروخت
1۔ مکان رقبہ ایک کنال تعمیر شدہ 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء
2۔ کمرشل بلڈنگ رقبہ دس مرلہ واقع گولبازار 11/14
3۔ ایک پلاٹ رقبہ ایک کنال دارالعلوم جنوبی 8/10
رابطہ کے لئے: 001-403-852-0590
0336-7064942

وردہ فیبرکس
معزز کسٹمرز سے گزارش ہے کہ دکان کی توسیع کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ اللہ کے فضل سے سردیوں کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے۔
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

طاہر آٹو ورکشاپ
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینوئن اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں
فون: 0334-6360782,0334-6365114

STUDY IN GERMANY
www.ErfolgTeam.com in EXCLUSIVE affiliation with German Universities & Institutes offer you
Session-July- 2014
APPLY NOW
1. Comfort Package:
Start your Bachelor or Master Program in:
Science Group: Mathematics, Physics, Chemistry, Biology, Biochemistry, Computer Science, Business
Arts Group: Linguistics, History, Media, Political Science
Requirement for Bachelor/Master Program in Germany:
For Bachelor: Minimum 2 years of education after intermediate
For Master: Minimum 4 years of education after intermediate
4 Months of German Language in Pakistan
2. Quick Package: Start learning German language in Germany
Courses for Intermediate, Bachelor & Master students in all fields
FEE PAYABLE DIRECTLY TO THE SCHOOL IN GERMANY
(Starting installment 2000 Euros, Embassy appearance 4-6 Months)
3. Master in Theology (English Program)
Requirement Minimum 4 years of Bachelor in Humanities, History, Linguistics, Politics or other related fields, IELTS 6.0 Band
4. English Bachelor Programs Engineering/Business
Requirement: O-Level, A-Level, First year & Intermediate
Consultancy +Admission + Documentation / Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your ErfolgTeam Consultants in Germany
Office: +49 7940 5035030, Fax:+49 7940 5035031 Mob: +49 176 56433243
Email:info@erfolgteam.com, Skype: erfolgteam, www.erfolgteam.com

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

FR-10